سکالرز نے نہ صرف قدیم دُنیا کے علمی ورثے کو سنبھال کر رکھا تھا بلکہ اُس میں اضافہ بھی کیا تھا اور پھر یہ ورثہ عربی زبان سے لاطینی زبان میں ترجمہ ہو کر اہلِ یورپ تک پہنچ سکا تھا۔ یہ عجیب بات ہے کہ بہت سے یورپی سکالرز تاریخ کے ان حقائق کا ذکر کرنا پسند نہیں کرتے۔

بہرحال یہ خوشی کی بات ہے کہ نائن الیون کے سانحہ کے بعد جہاں عام طور پر مسلمانوں کو منفی رنگ میں دُنیا کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے، وہیں چند سکالرز ایسے بھی ہیں جو انسانی تہذیب وتمدن میں مسلمانوں کے گراں قدر اضافوں کو سامنے لا رہے ہیں۔ زیرِنظر کتاب اس کی مثال ہے۔ ایک اور واضح مثال ٹم ولیس مرفی کی کتاب What Islam did for us ہے جو دو تین سال پہلے شائع ہوئی تھی اور اس میں اقرار کیا گیا تھا کہ انسانی تہذیب وتمدن میں مسلمانوں کے کارنامے ناقابلِ فراموش ہیں۔

ان قارئین کو یہ کتاب ضرور پڑھنی چاہیے جو مغربی تہذیب کی جڑوں کا فہم حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں یا قرونِ وسطٰی کے مسلم سماج کی علمی وعقلی سرگرمیوں سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں۔ مورگان نے ان مسلم سکالرز کا تعارف کرایا ہے جو مغرب میں عام طور پر گمنام ہیں اور ہمارے ہاں بھی ان کے بارے میں زیادہ واقفیت نہیں ہے۔ ان میں فلسفی، سائنس دان، طبیب، ریاضی دان اور دوسرے کئی شعبوں سے تعلق رکھنے والے سکالرز شامل ہیں۔ کتاب کا مرکزی پیغام یہ ہے کہ مذہبی برداشت، رواداری، علم وحکمت کا احترام اور معروضیت پسندی کا سبق جدید دُنیا نے مسلم تہذیب سے حاصل کیا ہے۔

Red, White and Muslim (سرخ، سفید اور مسلم)

مصنفہ: عاصمہ گل حسن، ناشر: ہارپرون- امریکہ، صفحات: ۱۷۲،

قیمت: ۸۹۵ روپے

عاصمہ گل حسن کی ایک امریکی مسلم مصنفہ کے طور پر شناخت اب بننے لگی ہے۔ وہ

امریکی نژاد ہیں اور اُن کے والدین کا تعلق پاکستان سے تھا۔ عاصمہ قانون دان بھی ہیں اور کئی کانفرنسوں اور یونیورسٹیوں میں مقالات پیش کر چکی ہیں۔ اُن کی تحریریں نیویارک ٹائمز اور شکاگو کرانیکل جیسے اخبارات کی زینت بن چکی ہیں۔

Why I am a Muslim اور American Muslim: A New Generation کے بعد عاصمہ گل حسن کی تیسری کتاب Red, White and Muslim: My Story of Belief کے عنوان سے شائع ہوئی ہے جس میں انہوں نے اپنے ذاتی تجربات، مذہبی خیالات اور آرا درج کی ہیں۔

اس کتاب کی اہمیت کا ایک پہلو یہ ہے کہ وہ ہمیں امریکا میں پیدا ہونے اور ماہ و سال گزارنے اور مذہب میں گہری دلچسپی رکھنے والی ایک ذہین خاتون کے اسلام سے متعلق خیالات کو جاننے کا موقع عطا کرتی ہے۔ مصنفہ کے نزدیک اسلامی طرزِ حیات اور امریکی اسلوب حیات میں کئی مشابہتیں پائی جاتی ہیں اور وہ امریکی مسلمانوں کو ان مشابہتوں پر نظر رکھنے کی تلقین کرتی ہیں۔ اپنی کتاب کے وسیلے سے انہوں نے یہ پیغام دیا ہے کہ اسلام، اپنے حلقہ میں اور اُس سے باہر بھی، کثرت یعنی diversity کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ خود پیغمبر اسلامؐ نے کثرت پسندی کی تعریف کی تھی جب انہوں نے فرمایا تھا کہ ''اختلافِ رائے میری اُمت کے لیے باعثِ رحمت ہے۔''

عاصمہ گل حسن اپنی کتاب میں بعض ایسے مسائل کو بھی زیرِ بحث لاتی ہیں جو سکالرز کے درمیان طویل مدتوں سے اختلاف کا باعث رہے ہیں اور مختلف سکالرز ان پر مختلف رائے دیتے رہے ہیں۔ مجموعی طور پر اس کتاب کو یوں دیکھنا چاہیے کہ امریکی ماحول میں نشوونما پانے والی اور جدید طرزِ احساس رکھنے والی ایک مسلم خاتون اپنے عقائد کس طرح پیش کرتی ہے اور کیونکر ان کا دفاع کرتی ہے۔